بسم اللہ الرحمن الرحیم

قربانی کے جانور کو چارہ پانی دینے میں کوتاہی برتنے کا حکم

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

قربانی کے جانور کو بھوکا پیاسا رکھنا چاہیے؟ جان بوجھ کر اور انجانے میں، دونوں کا شرعی حکم کیا ہوگا؟ کیونکہ بعض اوقات اہل مساجد / اجتماعی قربانی کی سہولت فراہم کرنے والے جانوروں کو خرید کرلاتے ہیں، لیکن ان کے کھانے کے چارے اور پانی کا اتنا خیال نہیں رکھتے۔

جواب

جانور کو جب رکھا جائے تو اس کی خبر گیری کے متعلق یہ تاکید ہے کہ دن میں ستر دفعہ پانی دکھائے، اور اگر جانور لے تو لے لیکن اسے بھوکا پیاسا رکھے، تو یہ سخت گناہ کا کام ہے، کیونکہ یہ ظلم ہے، اور جانور پر ظلم، ذمی پر ظلم کرنے سے زیادہ سخت ہے اور ذمی پر ظلم، مسلمان پر ظلم کرنے سے زیادہ سخت ہے، لہٰذا ایسا کرنے والے پر لازم ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں سچی توبہ کرے اور آئندہ ایسا نہ کرنے کا پختہ عزم کرے۔

جانوروں کے کھانے پینے کا لحاظ رکھنے کے متعلق حدیثِ مبارک میں ہے "مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببعیر قد لحق ظھرہ ببطنہ، قال: اتقوا اللہ في ھذہ البھائم المعجمة" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا گزر ایک اونٹ کے پاس سے ہوا، جس کی پیٹھ اس کے پیٹ کے ساتھ لگ چکی تھی، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان بے زبان جانوروں کے معاملے میں اللہ سے ڈرو۔ (سنن ابی داوٗد، کتاب الجھاد، صفحہ 407، 408، رقم الحدیث 2548، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اس حدیثِ مبارک کے تحت "مرقاۃ المفاتیح"، "شرح المصابیح" اور "شرح المشکاۃ للطیبی" میں ہے، واللفظ للاول: "وفیہ دلیل علی وجوب علف الدواب" ترجمہ: اس حدیث میں جانوروں کے چارے کے وجوب پر دلیل ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، جلد 6، صفحہ 486، مطبوعہ: کوئٹہ)

یونہی اس حدیثِ مبارک کے تحت مراۃ المناجیح میں ہے "علماء فرماتے ہیں کہ جانور پر ظلم انسان پر ظلم کرنے سے زیادہ بڑا ہے کہ انسان تو اپنا دکھ درد کسی سے کہہ سکتا ہے بے زبان جانور کسی سے فریاد بھی نہیں کرسکتا۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جانور کا چارہ پانی مالک پر واجب ہے، بعض آئمہ کے ہاں ظالم مالک کو حاکم جانور فروخت کردینے پر مجبور کرسکتا ہے۔" (مراۃ المناجیح، جلد 5، صفحہ 171، نعیمی کتب خانہ، گجرات)

ایک بلی کے کھانے پینے کا لحاظ نہ رکھنے کی وجہ ایک عورت کے جہنم میں جانے کے متعلق حدیثِ مبارک میں ہے "عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: دخلت امرأة النار في هرة ربطتها، فلا هي أطعمتها، ولا هي أرسلتها تأكل من خشاش الأرض حتی ماتت هزلا" ترجمہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا: ایک عورت کو اس لیے جہنم میں ڈال دیا گیا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ دیا، نہ اسے خود کھانے کو دیا اور نہ اسے کھلا چھوڑا کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے کھا لیتی یہاں تک کہ وہ تڑپ کے مر گئی۔ (صحیح مسلم، صفحہ 1057، رقم الحدیث 2619، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت، امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں: "اور جانوران خانگی مثل خروس وماکیان وکبوتر اہلی وغیرہا کا پالنا بلاشبہ جائز ہے جبکہ انہیں ایذا سے بچائے اور آب ودانہ کی کافی خبر گیری رکھے۔۔۔ مگر خبر گیری کی یہ تاکید ہے کہ دن میں ستر دفعہ پانی دکھائے کما ورد فی الحدیث (جیسا کہ حدیث میں وارد ہوا ہے) ورنہ پالنا اور بھوکا پیاسا رکھنا سخت گناہ ہے، فانہ ظلم والظلم علی الحیوان اشد من الظلم علی الذمی الاشد من الظلم علی مسلم کما نص علیہ فی الدر المختار (کیونکہ یہ ظلم ہے اور کسی جانور پر ظلم کرنا ذمی (کافر) پر ظلم کرنے سے زیادہ سخت ہے جو کہ مسلمان پر ظلم کرنے سے بھی زیادہ سخت ہے، جیسا کہ درمختار میں اس کی تصریح فرمائی گئی ہے) وقد قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کفی بالمرء اثما ان یضیع من یقوت، رواہ الامام احمد (اور رسول صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا انسان کے گناہ کے لئے یہی کافی ہے کہ جس کی روزی کا وہ ذمہ دار ہو اس کو ضائع کر دے، اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا)۔" (فتاوی رضویہ، ج 24، ص 643 تا 645، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا عبد الرب شاکر عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-5091

تاریخ اجراء: 30 ذوالحجۃ الحرام 1447ھ/16 جون 2026ء